Digitized by Khilafat Library Rabwah

30

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۸ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۲ امان ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲۔امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۲۔امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے۔ نیز محترم نواب محمد احمد خاں صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے ساتھ ساتھ محترم نواب محمد احمد خاں صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں:

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے شہید بھائی محمد الیاس صاحب عارف کو بچہ عطا فرمایا ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی نومولود کا نام عطاء القیوم رکھا ہے، نومولود کے خادمِ دین بننے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر پانے کے لئے بزرگانِ جماعت و احبابِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

مکرم اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دونوں بچوں کے پاؤں کے آپریشن میوہسپتال لاہور میں ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یومِ مسیح موعودؑ

جماعتِ احمدیہ ہر سال ۲۳ مارچ کو یومِ مسیح موعودؑ مناتی ہے۔ اس روز آج سے ۸۶ سال قبل اللہ تعالیٰ کے اذن سے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا جماعتہائے احمدیہ امسال بھی ۲۳ مارچ (بروز اتوار) اپنے ہاں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں نیز ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا

جبتک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مِل سکتا

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا نیکی کا دروازہ تنگ ہے پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نصِ صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (پ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مِل سکتا۔ اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوُا۔ دُنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دِلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی مِلتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دِل کو تسلّی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یُونہی آسانی سے مِل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جبتک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ جبتک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدّم نہ ہو جاوے اور دِل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے اس وقت تک کوئی سچّا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو عُرفِ عام کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ مسلمان وہی ہے جو اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ کا مصداق ہو گیا ہو۔ وجہ مُونہہ کو کہتے ہیں مگر اس کا اطلاق ذات اور وجُود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھ دی ہوں وہی سچّا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص۵۵ تا ۵۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ امان ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی ایک بنیادی صفت اور اسکی حفاظت کا طریق

ہم قرآن مجید کی رو سے اس امر پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے سے صرف کافر اور مشرک ہی ہچکچاتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے میں انتہائی بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ مومنوں کو بھی بخل کی ترغیب دے کر انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے سے روکتے ہیں۔ بر خلاف اس کے مومن بخل کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے بلکہ جب بھی مالی قربانیوں کا کوئی موقع پیدا ہوتا ہے وہ پورے ذوق و شوق اور انشراح صدر کے ساتھ اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دکھاتے ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں اور پھر وہ یہ قربانی کسی ذاتی نفع کے لئے نہیں بلکہ محض رضائے الٰہی کی خاطر پوری بشاشت قلب اور انشراح صدر کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ قربانی کے مواقع کی تلاش اور انتظار میں رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی موقع قربانی کا پیدا ہوتا ہے ان کی روح والہانہ انداز میں لبیک اللّٰھم لبیک پکار اٹھتی ہے۔ قربانیوں کے میدان میں نہ وہ کبھی جھکتے ہیں اور نہ درماندہ ہوتے ہیں بلکہ جذبۂ بے اختیار کے ماتحت آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور پھر بھی یہی سمجھتے ہیں کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایسے ہی مخلص اور ایثار پیشہ مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:- مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے اس میں کچھ شک نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا۔ وہی اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر مومنوں کو مغفرت، بلند درجات اور عزت والی روزی کی بشارت دیتے اور اس ضمن میں ان کی بنیادی صفت یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا بطور خاص ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ (الانفال آیات ۳ تا ۵)

ترجمہ:- مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اُس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں درجے ہیں اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

ان آیات اور اس مضمون کی بہت سی دیگر آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی قربانی پیش کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتے بلکہ اسے سعادتِ عظمیٰ تصور کرتے ہوئے ہر قربانی بشاشت کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔ پھر ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بخل اور ایمان میں بُعد المشرقین ہے۔ جو مومن ہے وہ کبھی بخیل نہیں ہو سکتا اور جو بخیل ہے وہ عند اللہ کبھی مومن شمار نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا

ترجمہ:- ایک بندہ کے دل میں بخل اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے

چونکہ بخل ایک ایسی بُرائی ہے جس میں ملوّث ہونے کی وجہ سے ایک مومن حقیقی مومن نہیں رہتا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل کو معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی بُرائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:-

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ

ترجمہ:- آدمی میں بڑی بُرائی یہی ہے کہ وہ بڑا بخیل اور بڑا ڈرپوک ہو۔

اب چونکہ بخل ایک ایسی بُرائی ہے جس میں مبتلا ہونے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور ایک مومن حقیقی معنوں میں مومن نہیں رہتا اس لئے اس کے انجام کا انتہائی خطرناک ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل کے انتہائی خطرناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ

یعنی جنّت میں تین قسم کے لوگ داخل نہیں ہوں گے، اوّل مکّار، دوم **بخیل**، سوم احسان جتانے والا۔

بخل کی اس انتہائی مضرت کے پیشِ نظر اور اس امر کے پیشِ نظر کہ یہود نامسعود نے اور مشرکین نے مسلمانوں کو انفاق فی سبیل اللہ سے منع کر کے انہیں بخل کی ترغیب دلانا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو شروع ہی میں خبردار کر دیا کہ وہ ان کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آئیں اور انفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ آنے دیں چنانچہ فرمایا:-

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ (آل عمران آیت ۱۸۷)

ترجمہ:- تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق (یعنی مالی و جانی قربانیوں کے ذریعہ) ضرور آزمایا جائے گا۔ اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان سے بھی جو مشرک ہیں (بخل وغیرہ کی ترغیب کی شکل میں) بہت دکھ دینے والا کلام سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

بخل سے بچنے اور انفاق فی سبیل اللہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے ان واضح احکامات کے باوجود اگر کچھ مومن اپنی شومیٔ قسمت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسے نام کے مومنوں کو ان الفاظ میں خبردار فرمایا ہے:-

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (آل عمران آیت ۱۸۱)

اور جو لوگ اس (مال کے دینے) میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے بخل کرتے ہیں وہ اپنے لئے (اس کو) ہرگز اچھا نہ سمجھیں (اچھا نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ جن مالوں میں وہ بخل سے کام لیتے ہیں قیامت کے دن یقیناً ان کا طوق بنایا جائے گا (اور ان کے گلوں میں ڈالا جائیگا) اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لئے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

الغرض بخل سے بہر طور بچتے ہوئے اپنے حلال ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بخوشی خرچ کرنا حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت ہے۔ وہ کافروں مشرکوں اور اسی طرح شیطان کے دیگر چیلوں کی بخل سے کام لینے کی ترغیبات کو درخور اعتنا نہ گردان کر اپنی اس بنیادی صفت کی حفاظت کرتے چلے جاتے ہیں۔

إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ کوئٹہ

(۲)

تیسرا سوال یہ تھا۔

کہ کیا واقعہ میں یہ الہام اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے یا بقول دشمن یونہی ایک بات اپنی طرف سے بنا لی گئی ہے؟

سو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مقدسہ اور حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ثانیہ بچپن سے اخیر عمر تک اس بات کا زندہ و تابندہ گواہ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ اور اس کے بعد اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں فنا کے انتہائی اعلیٰ مقام پر تھے ایک ایسا مقام کہ جسے مقام فنا فی الرسول کہا جاتا ہے اور اس طرح آپ خدا تعالیٰ کے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے برگزیدہ اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے فارسی منظوم کلام میں اپنے اس مقام کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستان پرم

(درثمین فارسی ص۱۲۵)

کہ خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہی کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں۔ کیونکہ میرے تو ہر رگ و ریشہ میں اس کا عشق رچ گیا ہے اور میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس معشوق کے غم سے پُر ہوں اس لئے اب میں اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا خواہ مجھے کوئی کافر بنائے یا مومن!

پھر فرماتے ہیں:۔

سر دارم فدائے خاک احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم
نثار روئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوان محمدؐ
بکار دین نہ ترسم از جہانے
کہ دارم رنگ ایمانِ محمدؐ
بسے سہل است از دنیا بریدن
بیاد حسن و احسانِ محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرۂ من
کہ دیدم حسن پنہانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

(درثمین فارسی ص۱۶۲)

ترجمہ:۔ کہ میرا سر احمدؐ کی خاک پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان۔ رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ محمدؐ کے نورانی چہرے پر قربان ہوں اور اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جاوے یا جلا دیا جاوے تو پھر بھی میں محمدؐ کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا۔ دین کے معاملہ میں میں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا اس لئے کہ مجھ میں محمدؐ کے ایمان کا رنگ ہے اور میرے لئے محمدؐ کے حسن و احسان کو یاد کر کے دنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت آسان ہے۔ اس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ میں نے محمدؐ کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے۔ میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو محمدؐ کے مدرسہ میں پڑھا ہوں۔

پھر اپنے اسی فارسی منظوم کلام میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے بڑی محبت سے فرماتے ہیں۔ ؎

اے مونس جاں چہ دلستانی
کہ خود بر تو دیدیم بیکبار
از یاد تو ایں دلے بہ غم غرق
در در گہرے نہاں صدف وار
چشم و سرما فدائے رویت
جان و دل ما بتو گرفتار
عشق تو بہ نقد جاں خریدیم
تا دم نہ زند دگر خریدار
عبر ز نہ فرو کند سرے ز جیبم
در برج دلم نماند دیار
عمریست کہ ز کس خویش و پیوند
کردیم ورے جز از تو دشوار

(درثمین فارسی ص۱۳۲)

ترجمہ:۔ کہ اے میرے مونس جان تو کیسا دلستان ہے۔ تو نے تو دفعتاً میرے ہوش و حواس گم کر دئے ہیں۔ تیری یاد میں میرا دل غم میں غرق ہو کر صدف کی طرح ایک موتی اپنے اندر پوشیدہ رکھتا ہے۔ میری آنکھیں اور سر تیرے منہ پر قربان ہیں اور میرا جان و دل تیری محبت میں قید۔

ہم نے نقد جان دے کر تیرا عشق خریدا ہے تا کہ پھر کوئی اور خریدار دم نہ مار سکے۔

تیرے سوا اور کون ہے جو میرے گریبان میں سے نمودار ہو سکے۔ جبکہ میرے دل میں اور کوئی بسنے والا نہیں ہے۔ ایک عمر اس بات کو گذر چکی ہے کہ ہم نے عزیز و اقارب و رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہوا ہے۔ مگر تیرے بغیر لحظہ گذرنا بھی مشکل ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

متاعِ مہرِ رخِ تو نہاں نخواہم داشت
کہ خفیہ داشتنِ عشق تو غداری ست
برآں سرم کہ سر و جاں فدائے تو بکنم
کہ جاں بیار سپردن حقیقت یاری ست

(درثمین فارسی ص۱۵۷)

(ترجمہ) کہ میں تیری محبت کی دولت کو ہرگز نہیں چھپاؤں گا۔ کیونکہ تیرے عشق کا مخفی رکھنا بھی ایک غداری ہے۔ میں ہر وقت تیار ہوں کہ اپنا جان و دل تجھ پر قربان کر دوں کیونکہ جان کو یار کے سپرد کر دینا ہی اصل دوستی ہے۔

بس یہ ایک نہایت درجہ روشن اور واضح حقیقت ہے کہ آپ اپنے پیارے آقا سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کی نہایت اعلیٰ درجے کی اتباع کے طفیل خدا تعالیٰ کی محبت میں اس قدر محو اور فنا ہو چکے تھے کہ جس سے بڑھ کر کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ آپ اپنے تمام دنیوی تعلقات اور رشتہ داریوں سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو چکے تھے۔ مگر اپنے خدا سے علیحدہ ہو کر ایک لحظہ بھی گذارنا آپ کے لئے مشکل تھا۔

اسی الفت و محبت کا نتیجہ تھا کہ جس طرح آپ اپنے تمام دنیوی علائق کو توڑ کر اور اپنے دل و دماغ کے تمام نقوش کو مٹا کر محض اپنے پیارے رب اور خدا کے لئے ہو گئے تھے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی آپ کے ساتھ تھا اور آپ کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ ایک ایسی اعلیٰ درجے کی رفاقت اور حقیقی معیت حاصل تھی کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا یا اس رازِ محبت کو کھول کر دکھانا کسی انسان کے بس کا کام نہیں ہے۔ اس کو وہی جان سکتا ہے جو پہلے اس مقام پر پہنچے۔ ورنہ دوسرا کوئی اس راز کو پا نہیں سکتا چنانچہ آپ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

من می زیم بوحئ خدائے کہ با من است
پیغام اوست چوں نفس روح پرورم
عشقش بتار و پود دل من درون شدست
مہرش شدست در رہ دین مہر انورم
راز محبت من و او فاش گر شدے
بسیار تن کہ جاں بفشاندے برین درم

(درثمین فارسی ص۱۴۶)

(ترجمہ) کہ میں تو اس خدا کی وحی کے سہارے جیتا ہوں جو میرے ساتھ ہے اس کا الہام میرے لئے زندگی بخش سانس کی طرح ہے اس کا عشق میرے دل کے رگ و ریشہ میں داخل ہو گیا ہے اور اس کی محبت راہ دین میں میرے لئے چمکتا ہوا سورج بن گئی ہے۔ اگر میری اور اس کی محبت کا راز ظاہر ہو جاتا تو بہت سی خلقت میرے دروازے پر اپنی جان قربان کر دیتی۔

پس معلوم ہوا کہ اس راز محبت کو اللہ تعالیٰ نے خود پردے میں رکھا ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ پردے میں رکھے اس کو کوئی دوسرا ظاہر نہیں کر سکتا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجے کی معیت حاصل تھی اور آپ کی ساری زندگی بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اس قسم کے واقعات سے بھرا پڑا ہے کہ آپ واقعہ میں خدا تعالیٰ کے ساتھ تھے اور خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا اور آپ اس کی نصرت اور مدد کے سہارے جیتے تھے۔ چنانچہ اب میں اس کے ثبوت میں آپ کی حیات طیبہ کے چند واقعات پیش کرتا ہوں تا کہ کسی کو یہ شبہ نہ رہے کہ شاید آپ کی زندگی میں اس تعلق باللہ کا کوئی عملی ثبوت موجود نہیں ہے۔

آپ کو اپنے والد ماجد کے حکم سے کچھ عرصہ بسلسلہ ملازمت سیالکوٹ میں بھی مقیم رہنا پڑا۔ ملازمت کے ابتدائی دنوں کی بات ہے کہ آپ محلہ جھنڈانوالہ کے ایک چوبارے میں رہا کرتے تھے۔ یہ چوبارہ جو سال خوردہ ہونے

کی وجہ سے بہت بوسیدہ اور خراب ہو چکا تھا اور گرنے ہی والا تھا۔ اچانک ایک دن گر گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت اور دعاؤں سے اس چوبارہ میں رہنے والے تمام افراد کو معجزانہ طور پر بچا لیا اور وہ سب کے سب اس میں سے صحیح سلامت نکل آئے اور کسی کو ذرا سی خراش تک بھی نہ آئی۔ چنانچہ آپ اپنے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک رات میں مکان کی دوسری منزل پر سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ یا سولہ آدمی اور بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے انہوں نے کہا کہ کوئی چوہا ہوگا خوف کی بات نہیں اور یہ کہکر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی آواز آئی تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پروا نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور سب بچ گئے"۔

(حیات طیبہ صفحہ ۲۶)

اب ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی معیت حقیقی آپ کو حاصل نہ ہوتی تو اس خطرناک اور مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ اس طرح آپ کی مدد اور نصرت نہ فرماتا کہ جس کے طفیل دوسرے لوگ بھی بچ جاتے مگر آپ کو چونکہ اپنی نیکی۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کے سبب الٰہی معیت حاصل تھی اس سے نہ صرف یہ کہ آپ کی اپنی جان اس اچانک نازل ہونے والی مصیبت سے محفوظ رہی۔ بلکہ آپ کے طفیل وہ سب دوسرے لوگ بھی ہلاک ہونے سے بچ گئے جو آپ کے ساتھ اس مکان میں سکونت پذیر تھے۔

دوسری بات اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی اس معیت حقیقی کا علم بھی پورا پختہ اور کامل یقین تھا اور اس میں ذرہ کے برابر بھی شک نہیں تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو اول تو آپ اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح غفلت میں پڑے سوئے رہتے اور آپ کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم نہ دیا جاتا کہ یہ چھت گرنے والی ہے اور اگر بالفرض اپنے طور پر کسی طرح آپ کو یہ علم حاصل ہو جاتا کہ یہ چھت گرنے والی ہے تو پھر آپ کبھی بھی اتنی دیر تک دوسروں کے انتظار میں اس چھت کے نیچے ٹھہرے نہ رہتے بلکہ جب پہلی مرتبہ ہی آپ کے کہنے پر ان لوگوں نے اس چوبارہ سے نکلنے سے انکار کیا تھا تو آپ اسی وقت ان سب کو چھوڑ کر اس چوبارہ سے نکل جاتے اور اپنی جان بچا لیتے۔ مگر آپ کا تین مرتبہ کی اس اطلاع کے باوجود کہ یہ چھت گرنے والی ہے اس سے نکل جانا چاہیئے اپنے ساتھیوں کے انتظار میں اس چھت کے نیچے ٹھہرے رہنا اور وہاں سے نہ نکلنا اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی اس تائید و نصرت پر کامل اور محکم یقین تھا کہ یہ چھت اللہ تعالیٰ کے خاص اذن کے ماتحت محض میری وجہ سے ٹھہری ہوئی ہے اگر میں پہلے نکل گیا تو یہ سب لوگ نیچے دب کر ہلاک ہو جائیں گے اس لئے تین مرتبہ کی اطلاع کے باوجود آپ اس وقت تک وہاں سے نہیں نکلے جب تک کہ آپ نے وہاں سے اپنے سب ساتھیوں کو نکال نہیں لیا اور جب سب نکل گئے تو پھر آخر میں آپ بھی نکلے اور آپ کے نکلتے ہی وہ چھت دھڑام سے نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور اس طرح آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان تائید و نصرت کے ذریعہ یہ ثابت ہو گیا کہ آپ فی الواقعہ خدا تعالیٰ کے ان راستباز اور برگزیدہ بندوں میں سے ہیں جن کو اس کی حقیقی معیت حاصل ہوتی ہے۔

تیسری بات اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتی کہ آپ کی ہمدردی کا جذبہ جو آپ کی اس معیت الٰہی کے نتیجہ میں آپ کے دل میں موجزن تھا وہ صرف آپ کی اپنی ذات یا اپنے عزیزوں اور دوستوں تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ اس کا دامن تمام بنی نوع انسان تک پھیلا ہوا تھا اور آپ خدا تعالیٰ کی سب مخلوق سے یکساں ہمدردی رکھتے تھے اور اسی ہمدردی کا نتیجہ کہ آپ اس وقت تک اس چوبارہ سے نہیں نکلے جب تک کہ سب کو وہاں سے نکال نہیں لیا۔ حالانکہ اس میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے آپ کی جان کو بھی خطرہ تھا۔ اس بات کی مزید وضاحت کے لئے میں آپ کی زندگی کے بے شمار واقعات میں سے صرف ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین کرام پر یہ بات اچھے طریق سے واضح ہو جائے کہ آپ کو فی الواقعہ ایسی معیت الٰہی حاصل تھی کہ جو خدا تعالیٰ کے خاص برگزیدہ بندوں کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔

سنہ ۱۸۷۰ء عیسوی کا ذکر ہے کہ قادیان کے ایک آریہ لالہ شرمپت کے ایک عزیز لالہ بشمبر داس اور ایک اور ہندو خوشحال نامی ایک مقدمہ میں قید ہو گئے۔ عدالت عالیہ میں ان دونوں کی اپیل دائر تھی۔ لالہ شرمپت حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ سے اس مقدمہ کا انجام معلوم کرنے کی درخواست کی۔ چونکہ آپ کے لئے اس ہندو پر اسلام کی صداقت اور برتری ثابت کرنے کا بہترین موقع تھا اس لئے آپ نے اس کی درخواست پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ دعا کے وقت بذریعہ کشف آپ کو بتلایا گیا کہ اس مقدمہ کی مسل چیف کورٹ سے سیشن کورٹ میں واپس آئیگی جہاں لالہ شرمپت کے بھائی کی نصف قید معاف ہو جائے گی۔ لیکن ان کا دوسرا ساتھی پوری سزا بھگتے گا۔ جب یہ الٰہی خبر قادیان کے ہندوؤں کو سنائی گئی تو اس کے چند روز بعد محض کسی اتفاق سے یا اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت کہ تا اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب الٰہی اور معیت الٰہی کا حقیقی مقام ہندو قوم پر اور زیادہ اچھے طریق سے واضح ہو جائے۔ یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ اپیل منظور ہو گئی ہے اور لالہ بشمبر داس بری ہو گئے ہیں۔ حضرت کو یہ خبر سنکر سخت صدمہ ہوا اور قادیان کے ہندوؤں نے گھی کے چراغ جلائے اور مشہور کیا کہ آپ کی پیشگوئی غلط نکلی بلکہ بازار میں یہ خبر پھیل گئی کہ ملزمان رہا ہو کر گاؤں میں واپس آ گئے ہیں جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو عشاء کی نماز کے لئے تیاری ہو رہی تھی۔ آپ فرماتے ہیں

"اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا ہوں تب اسی حالت میں نماز شروع کی گئی۔ جب میں سجدہ میں گیا۔ تب مجھے الہام ہوا

لَا تَحْزَنْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔

یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف داخل کیا گیا ہے یہ نہیں کہ بشمبر داس بری کیا گیا ہے"

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۲۸-۲۹ بحوالہ حیات طیبہ صفحہ ۳۱)

چنانچہ بعد میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتلایا گیا تھا بالکل صاف صاف وہی ظہور میں آیا اور ہندو اس سے بہت شرمندہ اور حیران ہوئے اور اس طرح حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اسلام کی صداقت اور آپ کی حقیقی معیت الٰہی کا ایک زبردست نشان بن گئی۔

الغرض یہ دو واقعات اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ فی الواقعہ آپ کے ساتھ تھا اور آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تھے۔ مگر الہام الٰہی میں چونکہ یہ بتلایا گیا ہے کہ یہ معیت الٰہی آپ کے آل کو بھی حاصل ہے

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ نسبتی محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ D-110 وحدت کالونی لاہور کے پتہ کا آپریشن امریکن ہسپتال میں ہوا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین۔ دعا حافظ معین الحق شمس مالک بابی بکڈپو محلہ دارالعلوم شرقی

۲۔ برادرم غلام رسول صاحب ولد چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم سکنہ عربن پور ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا بڑا لڑکا طاہر احمد کل چلتے انجن کی لپیٹ میں آ گیا۔ جس سے اس کا بایاں بازو کٹ گیا۔ اس وقت لاکھیوں ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب عزیز کی کامل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن)

۳۔ خاکسار کی دادی اماں محترمہ حبیب کلثوم صاحبہ زوجہ محترم مصری خان صاحب مرحوم عرصہ چار ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں نیز میرے والد بھی بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ رعنا الحمید خلیل آباد۔ کوٹلی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل کرنے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسے نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۹۴۵

میں سیدہ طلعت پروین بخاری زوجہ سید مسعود احمد بخاری صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوہ نور نگر لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی ۴ تولہ موجودہ قیمت -/۳۲۶ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سیدہ طلعت پروین بخاری کوہ نور نگر لائلپور۔
گواہ شد: عبدالحمید آصف ایم اے ولد میاں محمد ابراہیم صاحب کوہ نور نگر لائلپور
گواہ شد: عبدالمجید مظفر ولد عبدالحمید آصف صاحب کوہ نور نگر لائلپور

مسل نمبر ۲۱۹۴۶

میں عبداللطیف احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبداللطیف احمد دارالیمن شرقی ربوہ
گواہ شد: لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ
گواہ شد: ناصر احمد خان ولد چوہدری محمد خان صاحب دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۹۴۷

میں منظر محمود ملک ولد عبدالرحمن سلیم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منظر محمود ملک ۹۹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
گواہ شد: عبدالغفار ڈار صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
گواہ شد: عبدالرحمن سلیم والد موصی۔

باقی

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالرحمن صاحب جاوید ہاشمی لیکچرار زوآلوجی سنٹرل گورنمنٹ کالج اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبدالرحمن صاحب جنید ہاشمی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۲/۵۳ واقعہ محلہ دارالعلوم غربی والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے اور قطعات ۲۸-۲۹-۳۰ واقع محلہ دارالعلوم ہمارے دادا مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ استدعا ہے کہ قطعہ ۲۲/۵۳ واقع محلہ دارالعلوم غربی اور قطعات ۲۸-۲۹-۳۰ واقع محلہ دارالعلوم شرقی میری ہمشیرہ محترمہ فیروزہ فائزہ صاحبہ کے نام منتقل کر دئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میری دادی جان محترمہ سلطان بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری خیر الدین صاحب مرحوم آف گھسیٹ پور ضلع لائلپور ۳/۳/۶۵ بروز اتوار رات دس بجے چند روز کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی اس عالم فانی سے رحلت کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ ۱۹۰۵ء میں زلزلہ کے نشان کو دیکھکر اپنے بڑے بھائی مکرم مولوی سلطان علی صاحب مرحوم آف پھیرو چیچی کے ساتھ احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ دو نوافل روزانہ ادا کرنے کا دل ہی عہد کیا ہوا تھا جس کو شدید بیماری کے باوجود آخر عمر تک پورا کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں اسلئے ۴ مارچ کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جسکے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (فضل الٰہی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع منٹگمری)

ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست اپنی درخواستیں دفتر انصار اللہ میں بھجوا دیں۔ صدر صاحب مقامی کی تصدیق لازمی ہوگی۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

شہرہ آفاق دوائیں

اکسیر خارش: تر اور خشک خارش کا شرطیہ علاج ۱/۲۵
جرمولین: دمہ، چنبل اور بواسیر کے لئے آزمودہ ۱/۲۵
لاثانی کیپسول: نوجوانوں کی صحت کو گھن کی طرح کھا جانے والی تمام پوشیدہ امراض کا مکمل علاج ۹/-
لطف شباب: بیکار قوت، طاقت، قوت مردانہ
حب ریحی شکم: دائمی قبض معدہ اور امعاء میں ریح کے لئے ۳ درجن ۱ روپے
ایجنٹ حضرات کو معقول کمیشن چار روپے سے کم وی پی نہ ہوگا ڈاک خرچ بذمہ خریدار
ایم بشارت بیچر قاضی دواخانہ چک عمر ... گوجرانوالہ

تدریسی مرکز

(دار الصدر غربی)
ایف اے - بی اے - ایم اے
(اوقات ۵½ تا ۷½ بجے شام)
چوہدری محمد شریف خالد
ایم اے ایل ایل بی
فضل الرحمن نعیم
ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ کی سب سے بڑی غرض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول ہے

جب مومن لوگوں کی امداد کیلئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی انکی ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ ..... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں۔ اوّل ابتغاء مرضات اللہ دوم تثبیتاً من انفسھم۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول اور قوم کی مضبوطی۔ کیونکہ صدقات کے نتیجہ میں غرباء کو ترقی کے مواقع میسّر آجاتے ہیں اور وہ بھی اپنی قوم کا ایک مفید جزو بن جاتے ہیں۔ جس قوم کے افراد گرے ہوئے ہوں وہ قوم بھی یقینی طور پر مضبوط نہیں ہو سکتی کیونکہ گرے ہوئے افراد اس کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھانے سے قاصر رہتی ہے۔ اسی لئے یورپین قومیں جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں وہ بھی محض اِس لئے صدقہ و خیرات کرتی رہتی ہیں کہ قوم کے غرباء کی ترقی سے خود قوم بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ غرض صدقہ کی اسلام نے دو اغراض بتائی ہیں اوّل اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول جو سب سے بڑی اور حقیقی غرض ہے۔ دوم قوم کی مضبوطی۔ کیونکہ غرباء کی مدد درحقیقت اپنی مدد ہوتی ہے۔

دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں کہ جب مومن کمزور اور بے سہارا لوگوں کی امداد کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا اور انکی مضبوطی اور ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی نکتہ کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے مشکل اوقات میں اس کی تائید فرماتا ہے۔

(۳) پھر روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے مَیں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اَور نیکیوں میں حصّہ نہ لے سکے تو اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھ جائے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصّہ لینے لگ جائے گا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صد ۶۱۲)

جماعتِ احمدیّہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سال بہ سال ہماری قربانیوں میں اضافہ احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے مخلص اور فدائی احباب ہر سال اپنی قربانیوں میں پے در پے اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر مسلسل محنت اور استقلال سے کام لے کر نہ صرف اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچاتے ہیں بلکہ وہ اپنے اس عہد کی تکمیل بھی کرتے ہیں جو انہوں نے موعود زمانہ کی بیعت کرتے وقت کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے وہ صداقتِ احمدیت کا ایک روشن ثبوت دُنیا کو مہیّا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا نے فرمایا میرے پیاروں کا قدم نہ کبھی ایک جگہ ٹھہرے گا نہ پیچھے ہٹے گا بلکہ آگے بڑھے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے دکھا دیا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی علیہ السلام کی جماعت کا قدم ہر سال آگے ہی بڑھتا ہے۔ اِس میں دُنیا کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے صداقتِ احمدیت کا۔ اللہ تعالیٰ دُنیا کی آنکھیں کھولے اور انہیں سمجھ عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۷۳ء)

عہدیداران اور احباب خاص طور پر حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھیں اور کوشش فرماویں کہ اپنے اپنے حلقے میں (اِن ایام میں بالخصوص) احباب سے لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ فراہم کر کے بروقت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کا دن جلد تر لے آئے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام مثلاً حسن محمود۔ خالد محمود یا حسن محمود یوسف وغیرہ ظاہر کرتا ہے ناظر امور عامہ یا پرائیویٹ سیکرٹری کی جعلی مُہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے رقوم بٹورتا پھرتا ہے۔

حلیہ درج ذیل ہے:-

رنگ گندمی۔ دُبلا پتلا جسم۔ ہاتھ اور سینے پر جلے ہوئے کا نشان۔

ہر قسم کا ریشمی و سُوتی کپڑا

بے حد رعایتی نرخوں پر

خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ یہ خاص رعایت صرف تین ہفتوں کے لئے ہے۔ احباب کرام اِس نادر موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

منوّر احمد بھٹی۔ بھٹی جیپ سٹور۔ رحمت بازار ربوہ

درخواستِ دعا:- میرے تینوں بچے آجکل بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(اہلیہ عبد الوہاب خان مجسٹریٹ جھنگ۔ حال مقیم ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴